علوم السنہ

ISSN: 2959-2224 (Online) and 2959-2216 (Print)
Open Access: https://journals.iub.edu.pk/index.php/uas/index
Publisher by: Department of Hadith, The Islamia University of Bahawalpur, Pakistan.

جنسی بے راہ روی کے معاصر معاشرہ پر اثرات کا علمی جائزہ

Scholastic Overview of the Impacts of Sexual Immorality on Current Society

Muhammad Usman*
PhD Scholar Islamic Theology Islamia College Peshawar

Dr. Muhammad Riaz Khan Al Azhari
Associate Professor Islamia College University Peshawar

Muhammad Umar Khan
PhD Scholar Islamic Studies Abdul Wali Khan University Mardan

Abstract
Sexual need has been deposited in human nature, and it is the high-quality gift of Allah Almighty. Unlawful fulfillment of sexual desire is called "sexual immorality". Sexual immorality is having very terrible and horrible results on the prevailing society, both individually and collectively, which include tension, restlessness, unrest, lack of capability, fear and terror, destruction of circle of relatives systems, human genocide, etc. That is, sexual immorality is the foundational purpose of many bodily and intellectual issues. The peculiarity of Islamic Sharia is that it also bans the reasons and reasons of crime; this is, it cuts the crime from the basis. And this is the principle that the root of evil needs to be cut down and the causes destroyed. If the reason is not present, then it may also not be possible.

Keywords: Sexually Desirousness, Sexual Immorality, Bad Impacts, Society, Physical Problems, Mental Problems

موضوع کا تعارف

خالقِ کائنات نے انسان کو پیاری صورت میں تخلیق فرما کر اُس کے سر اشرفیت کا تاج سجانے کے بعد اُسے جسمانی وروحانی ضرورتوں کا محتاج ومشتاق بنایا۔ جہاں انسان کی اور کئی جسمانی وذہنی ضروریات ہیں کہ جن کے بغیر انسان کا جینا محال ہے، وہیں انسان کی فطرت میں جنسی خواہش و ضرورت بھی ودیعت کر دی گئی ہے۔ یہ ایک فطرتی وضروری چیز ہے، انسان کے لیے اپنے رب کی طرف سے بہترین تحفہ ہے، کیوں کہ یہ بقائے نسلِ انسانی اور لطف اندوزی کا بہترین ذریعہ اور تسکینِ دل و دماغ کا باعث ہے، بایں وجہ یہ ناپاک اور مذموم و معیوب عمل نہیں بجز ترکیبِ تکمیلِ خواہش کے، کہ وہ محمود و مذموم اور ممنوع ہو سکتی ہے۔ اسلام کی نظر میں جنسی احتیاج و شہوت کی تکمیل مطلقاً ناپاک و نجس نہیں، پاکیزہ وجائز طریقہ سے نہ صرف مستحسن بلکہ باعثِ اجر و ثواب ہے۔ جیسا کہ حدیثِ پاک میں ہے: وفي بضع أحدكم صدقة۔[1] "بیوی سے جماع صدقہ ہے"۔ اسلام جائز جنسی عمل کو شجرِ ممنوعہ سے تشبیہ

* Email of corresponding author: muhammadusman21041988@gmail.com

نہیں دیتا،اس کی اہمیت،ضرورت اور افادیت کو نہ صرف تسلیم کرتا ہے بلکہ اس کے جملہ مسائل کا حل اور اصول و قوانین بھی بتاتا ہے۔انتہائے لطف و کمال یہ ہے کہ جنسی تسکین کے حصول میں اسلام نے کمال لطف و سخاوت کا مظاہرہ کیا ہے جیسا کہ حدیثِ پاک میں ہے: عن جابر بن عبد الله رضی اللہ عنہ قال قال لي رسـول اللهﷺ أتزوجت قلت نعم قال بكرا أم ثيبا فقلت ثيبا قال أفلا بكر تلاعبها وتلاعبك۔[2] "حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے مجھ سے دریافت فرمایا کیا تونے نکاح کیا میں نے عرض کیا جی آپ ﷺ نے پوچھا کنواری سے کیا یا شوہر دیدہ(بیوہ یا مطلقہ) سے؟ میں نے عرض کیا شوہر دیدہ سے آپ ﷺ نے فرمایا تو نے کنواری لڑکی سے نکاح کیوں نہ کیا کہ تو اس کے ساتھ کھیلتا اور وہ تیرے ساتھ کھیلتی۔" کیوں کہ اگر میاں بیوی جنسی عمل ہم آہنگی (محبت و موافقت) سے سرانجام دیں تو وہ زیادہ لذّت اور سرور کا باعث ہوتا ہے،اس کو شہد جیسی مٹھاس سے تعبیر کیا جاتا ہے۔اسلام کی نظر میں ایسا جنسی عمل "عُسَیلة" (شہد جیسی مٹھاس) کہلاتا ہے،اور "عُسَیلة" سے مراد لذّتِ جماع ہے[3] اسی طرح ایک موقع پر آپ ﷺ نے ترغیب دیتے ہوئے فرمایا: فقالﷺ تزوجوا الودود۔[4] "آپ ﷺ نے فرمایا ایسی عورت سے نکاح کرو جو شوہر سے محبت کرنے والی ہو۔"

مسلمان شریعت و فطرت کی بنیاد پر اور سلیم الفطرت غیر مسلم فطرت کی بنیاد پر معاہدہ نکاح کرتے ہیں۔اسی بنیاد پر علامہ ابن عابدین رحمۃ اللہ علیہ نے علامہ حصکفی رحمۃ اللہ علیہ کا قول نقل کیا ہے کہ:ليس لنا عبادة شـرعت من عهد آدم إلى الآن ثم تسـتمر في الجنةالا النكاح والايمان۔[5] "ہمارے لیے ایسی کوئی ایسی عبادت موجود نہیں جو حضرت آدم علیہ السلام سے لے کر آج تک تسلسل کے ساتھ جاری ہو اور آگے جنت تک جاری رہے سوائے نکاح اور ایمان کے۔" یعنی آدم علیہ السلام سے لے کر آج تک اور تا قیامت عبادات میں ایمان اور نکاح کا معمول رہا ہے اور رہے گا۔یعنی فرزندانِ توحید اِن دو اعمال پر عمل پیرا رہیں گے۔ایمان تو بنیاد اور شرط ہے جب کہ نکاح ایمان کو بچانے اور مضبوط کرنے کا ذریعہ و وسیلہ ہے۔اگر دوسرے زاویہ سے دیکھا جائے۔نکاح انبیاء کرام علیہم السلام کی سنتِ مبارکہ ہے۔یعنی انبیاء کی جتنی بھی مشترکہ سنتیں ہیں ان میں نکاح بھی ایک سنت ہے۔اس کی گواہی اللہ تعالیٰ نے خود اپنی لاریب کتاب میں دی ہے۔ارشادِ باری تعالیٰ ہے:وَلَقَدْ اَرْسَلْنَا رُسُلًا مِّنْ قَبْلِكَ وَجَعَلْنَا لَهُمْ اَزْوَاجًا وَّذُرِّيَّةً۔[6] "حقیقت یہ ہے کہ ہم نے تم سے پہلے بھی بہت سے رسول بھیجے ہیں اور انھیں بیوی بچے بھی عطا فرمائے ہیں۔" اور اسی طرح محبوبِ خدا ﷺ نے بھی اپنے امتیوں کو بتایا کہ نکاح انبیاء کرام علیہم السلام کی سنت و طریقہ ہے ارشادِ نبوی ﷺ ہے: أربـع مـن سـنن المرسـلين :الحياء،والتعطر،والسـواك،والنكاح۔[7] "چار چیزیں رسولوں کی سنت میں سے ہیں:حیاء رکھنا،خوشبو کا استعمال کرنا،مسواک اور نکاح کرنا۔" پتہ چلا کہ نکاح تمام نبیاء علیہم السلام کی سنت مبارکہ اور معمول رہا ہے۔

جنسی عمل کا معنٰی و مفہوم:

جنس ایک ہمہ گیر لفظ ہے اور یہ متعدد استعمالات رکھتا ہے۔"الجنس"لفظ کا اطلاق القاموس الوحید کے مطابق: "علم جنسیات (Sexology) کے مطابق جنس(Sex) سے مراد "نر اور مادہ کا جنسی ملاپ" ہے۔[8] عموماً عرف عام میں جنس(Sex) کا مفہوم بہت وسیع ہے۔اس سے مراد ہر جنسی سرگرمی اور ہر جنسی عمل و تعلق مراد لیا جاتا ہے۔اس کی انتہائی ابتدائی صورتیں اور ادنیٰ و اعلیٰ درجے ہیں۔ہر وہ عمل جس کا جنس سے تعلق ہو اس کو جنس سے منسوب بولا و لکھا جاتا ہے۔جیسا: جنسی عمل (Sexual

(Practice، جنسی ملاپ و تعلق (Sexual Meeting/ Intercourse)، جنسی میل جول، جنسی گفتگو (Sexual Talking)، جنسی کشش(Sexual Attraction)، جنسی تعلیم (Sexual Education)، جنسی استحصال (Molestation)، ہراسانی(Sexual Harassment)، جنسی حملہ(Sexual Assault)، جنسی حوصلہ افزائی (Sexual Arousal)، جنسی اظہار(Sexual Expression)، جنسی تشدد (Sexual Violence)اور جنسی رسوائی/بدنامی (Sexual Scandal)وغیرہ۔ الغرض جنس کا لفظ بلا تفریقِ جنس مذکر و مؤنث دو یا دو سے زیادہ افراد کے درمیان اس قسم کے کسی بھی رابطے یا تعلق کو ظاہر کرتا ہے جس میں دونوں یا کسی ایک کے تولیدی اعضاء کو تحریک ملے۔[9] بہر حال سید عاصم محمود کے مطابق: "جنسی سرگرمی میں بوس و کنار سے لے کر جماع تک سرگرمیاں شامل ہیں۔"[10]

جنسی عمل کے لیے مترادفاً "جماع"، "وطی"، "مباشرت"، "ہم بستری"، "نکاح" اور "صحبت" کے الفاظ استعمال کیے جاتے ہیں۔ فقہاء کے نزدیک جماع اور وطی میں کوئی فرق نہیں۔ یہ تمام الفاظ مرد و عورت کے درمیان اس جنسی رابطہ و تعلق کو کہتے ہیں کہ جس میں دونوں بدن دخول کی وجہ سے ایک ہو جائیں، یعنی مرد کا عضوِ تناسل (ذکر) عورت کی فرج(اگلی شرمگاہ) میں داخل ہو۔ جیسا کہ: وطئ (المرأة) يطؤها:(جامعها)۔[11] "وطی سے مراد عورت سے جماع کرنا ہے۔" فقہاء کے مطابق: الوط ء ففعل معلوم وهو إيلاج فرج الرجل في فرج المرأة۔[12] "وطی سے مراد وہ فعل معروف ہے جس میں مرد کے عضوِ تناسل کا حشفہ (سپاری) عورت کی اگلی شرمگاہ میں غائب ہو جائے۔" اسی طرح جماع کے لغوی معنی "ہم بستری"، "صحبت و وطی" کے ہیں۔[13] اور کبھی کبھار لفظِ نکاح سے بھی عملِ ازدواج مراد ہوتا ہے۔ جیسا کہ: أصل النكاح في كلام العرب:الوطئ،وقيل للتزويج:نكاح لأنه سبب الوطئ۔[14] "یعنی کلام عرب میں نکاح سے مراد "وطی" ہے۔ اور تزویج یعنی شادی کو بھی نکاح اسی لیے کہتے ہیں کہ وہ عملِ ازدواج کا سبب ہے۔" علامہ ابنِ عابدین رحمۃ اللہ علیہ نے ابو علی فارسی کی تعریف نقل کی ہے: قال أبو علی الفارسی : فرقت العرب بينهما فرقا لطيفا فاذا قالوا نكح فلانة أو بنت فلانة أو اخته أرادوا عقدعليها واذا قالوا نكح امرأته أو زوجته لم يريداالا الوطى لانه بذكرامرأته وزوجته يستغنى عن ذكر العقد۔[15] ابو علی فارسی کے نزدیک دونوں میں ایک لطیف فرق ہے۔ جب بولا جائے کہ کسی نے فلانی عورت سے نکاح کیا یا اس کی بیٹی یا بہن سے نکاح کیا تو اس سے مراد عقد (نکاح) ہوتی ہے۔ اور جب کہا جائے کہ کسی نے اپنی عورت یا بیوی سے نکاح کیا تو اس سے وطی کے علاوہ کچھ مراد نہیں ہوتا۔ کیوں کہ جب بیوی یا زوجہ کہہ دیا تو ادھر عقد (نکاح) کے ذکر کی ضرورت نہیں رہتی۔

جماع (جنسی ملاپ) کے لیے قرآن میں صریح الفاظ کے بجائے کنایات کا استعمال کیا گیا ہے۔ کیوں کہ ذاتِ باری تعالیٰ بڑی حیادار ہے اور وہی حیاء و پاکدامنی کا منبع و سرچشمہ ہے۔ لہٰذا قرآن میں جماع کا لفظ صراحتاً نہیں، بلکہ کنایتاً ان الفاظ کا استعمال کیا گیا ہے جو مفہوماً اس کے قریب ہیں۔ جیسا کہ: "الرفث"[16]، "لباس"[17]، "مباشرت"[18]، "التغشی" [19] اور "المس"[20] وغیرہ۔

بے راہ روی کا معنی و مفہوم:

بے راہ روی کے معنیٰ 'بدراہی'، 'بد اطواری'، 'بد چلنی' اور 'گمراہی' کے ہیں۔[21] "بے" چونکہ حرفِ نافیہ ہے یہ صفت کی نفی کرتا ہے جیسے: بے ادب، بے حیاء، بے اصل، بے آرام وغیرہ، یعنی "بے" کا معنی 'بغیر'، 'بدون' اور سوائے کے ہے۔ بے راہ روی

کو عربی میں "الغوایة"، اور "الضلال" جبکہ انگریزی میں "Misguidance" کہتے ہیں۔ بے راہ روی سے متصف شخص کو 'بدراہ'، 'بد چلن'، 'بد اطوار' اور 'گمراہ' کہتے ہیں اور عربی میں ایسے شخص کو "ضال" اور "غاو" جبکہ انگریزی میں "Misguided" کہتے ہیں۔ بے راہ روی کسی بھی چیز میں ہو سکتی ہے جیسے علمی بے راہ روی، فکری بے راہ روی، مالی بے راہ روی اور اخلاقی بے راہ روی وغیرہ۔ جنسی حرص و ہوس (احتیاج) کو ناجائز و غیر مشروع طریقے سے پورا کرنے کو "جنسی بے راہ روی" کہتے ہیں جنسی بے راہ روی کو انگریزی میں "Sexual Immorality" (Indecency/Debauchery) کہتے ہیں۔ یوں تو اس مقصد کے لیے ہر قسم کی غیر اخلاقی حرکت و عادت اس کے زمرے آتی ہے جبکہ اس کی بڑی و تکمیلی صورت و مرحلہ (Complementary Status) زنا /لواطت کی صورت میں جماع/ وطی / مباشرت /Sexual Intercourse) (Coitus/ Copulation) ہے۔ جنسی تسکین و لذّت کے لیے بیوی یعنی نکاح کے علاوہ جو بھی راستہ اختیار کیا جائے گا۔ وہ اسلامی نقطۂ نگاہ سے ناجائز و ممنوع اور فطرت کے خلاف ہو گا۔ اس کے اثرات و نتائج سنگین و خطرناک ہوں گے۔ اور ایسے راستے اختیار کرنے والے شریعت و فطرت کے ساتھ بغاوت کرنے والے تصور ہوں گے۔ جیسا کہ ارشادِ باری ہے: فَمَنِ ابْتَغٰى وَرَآءَ ذٰلِكَ فَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْعٰدُوْنَ[22] "ہاں جو اس کے علاوہ کوئی اور طریقہ اختیار کرنا چاہیں تو ایسے لوگ حد سے گزرے ہوئے ہیں۔"

اسلام میں جنسی خواہش کی تکمیل صرف اور صرف نکاح کے ذریعے سے ہی ممکن ہے نکاح سے ہٹ کر کسی طرح بھی جنسی خواہش کی تکمیل پر پابندی و ممانعت ہے مرد و عورت کے لیے یکساں طور پر نکاح کے بغیر جنسی تعلق سے منع کیا گیا ہے۔ جیسا کہ ارشادِ باری تعالیٰ ہے: مُحْصِنِيْنَ غَيْرَ مُسٰفِحِيْنَ وَلَا مُتَّخِذِيْٓ اَخْدَانٍ [23] "نہ تو (بغیر نکاح کے) صرف ہوس نکالنا مقصود ہو اور نہ خفیہ آشنائی پیدا کرنا۔" بالکل مردوں کی طرح عورتوں کے لیے بھی اس معاملہ میں حکم اور رہنمائی ہے۔ ارشادِ باری تعالیٰ ہے: مُحْصَنٰتٍ غَيْرَ مُسٰفِحٰتٍ وَّلَا مُتَّخِذٰتِ اَخْدَانٍ[24] "نہ وہ صرف شہوت پوری کرنے کے لیے کوئی (ناجائز) کام کریں، اور نہ خفیہ طور پر ناجائز آشنائیاں پیدا کریں۔" اس آیۂ مبارکہ کی تفسیر و تشریح میں مفسرین نے بڑی پیاری پیاری اور گہری توضیحات کی ہیں: امام قرطبی کے مطابق: "اس آیۂ کریمہ میں مسافحة سے مراد مرد و عورت کا بغیر نکاح کے ایک ساتھ رہنا ہے۔ خدن (جمع اخدان) کے معنی ہیں: دوست۔ مسافحین/مسافحات ان مردوں و عورتوں کو کہتے ہیں جو علانیہ (ظاہراً) بدکاری کے مرتکب ہوں۔ جبکہ متخذی اخدان اور متخذات اخدان سے مراد وہ مرد و عورتیں ہیں جو سراً (پوشیدہ) بدکاری کرنے والے ہوں۔ اور یہ فرق بھی بتایا جاتا ہے کہ مسافحۃ سے مراد بہت سے افراد سے بدکاری کرنا۔ جب کہ اتخاذ خدن سے مراد یہ کہ کوئی مرد یا عورت کسی ایک فرد سے ناجائز تعلق رکھے۔"[25] اسی طرح امام فخر الدین رازی رحمۃ اللہ علیہ نے بھی اس طرح کی تفسیر فرمائی ہے: "بیشتر مفسرین کے مطابق: مسافحة سے مراد وہ عورت ہے جو علانیہ خود کو ہر مرد (خاص و عام) سے جنسی تعلق یعنی بدکاری کے لیے پیش کرے۔ جبکہ متخذة الخدن سے مراد وہ عورت ہے جو خاص کسی ایک ہی فرد سے جنسی تعلق بنائے رکھے۔ زمانہ جاہلیت میں یہ فرق معروف تھا کہ وہ اس عورت کو صرف زانیہ سمجھتے تھے جو بہت سارے مردوں سے بدکاری کرنے والی ہوتی تھی۔ جبکہ اس عورت کو زانیہ نہیں سمجھا جاتا تھا جو صرف ایک مرد سے جنسی تعلق استوار رکھتی تھی۔ اسی وجہ سے اللہ تعالیٰ نے ان دونوں قسموں کو الگ الگ ذکر کر کے دونوں کو حرام فرمایا۔"[26]

اس پُر فتن اور جدید دور میں جنسی بے راہ روی کی بیسیوں اقسام پائی جاتی ہیں ایسے گرے اور بیہودہ طور طریقے کہ بیان کرنے سے قلم قاصر ہے۔ مثلاً: ہم جنس پرستی(Homosexuality)، جنسی اذیت طلبی(Masochism)، اشیاء/عُضو پرستی(Fetishism)، شہوت نظری(Voyeurism)، فحش بینی(Pornography)، مردہ پسندی(Necrophilia)، دہن کاری(Fellatio)، جنسی طفل پسندی(Infanto Sexuality)، تبدیلِ جنس(Transsexualism)، جنسی حیوان پرستی(Bestio Sexuality)، جنسی عفریت(Satyriasis) اور ایذا کوشی(Sadism) وغیرہ۔ بہر حال فی زمانہ جو معروف اور عام جنسی بے راہ روی میں زنا، لواطت، استمناء بالید اور جانوروں سے بد فعلی وغیرہ شامل ہے۔ مطلب یہ کہ عمومی طور پر ایک بد چلن انسان جنسی تسکین پانے کے لیے استلذاذ بالمرأۃ، استلذاذ بالمثل، استلذاذ بالنفس اور استلذاذ بالبھیمۃ کا طریقہ اپناتا ہے۔

جنسی بے راہ روی کے فاسد اثرات:

مسلّم ہے کہ جنسی احتیاج و میلان ایک آزمائش ہے، خصوصاً صنفِ نازک کی طرف میلان ایک بڑا امتحان اور فتنہ ہے۔ جیسا کہ ارشادِ نبوی ﷺ ہے: قال ﷺ: ما ترکت بعدی فتنة اضر علی الرجال من النساء۔[27] "آپ ﷺ نے فرمایا کہ: میں نے اپنے بعد مردوں کے لیے عورتوں کے فتنہ سے بڑھ کر نقصان دینے والا اور کوئی فتنہ نہیں چھوڑا ہے۔" اسی طرح آپ ﷺ نے ہم سے پچھلی امت کے متعلق بھی خبر دی کہ ان کو بھی عورت ذات کے ذریعہ سے آزمایا گیا۔ حدیثِ پاک ہے: واتقو النساء فإن أول فتنة بنی اسرائیل کانت في النساء۔[28] "اور عورتوں کے فتنہ سے بچو، کیوں کہ بنی اسرائیل کی پہلی عورتوں کے ذریعہ (صورت میں) تھی۔" اگر دیکھا جائے جس وقت شیطان کو مردود و لعین قرار دیا گیا، اس نے اس بات کا عزم کر لیا کہ میں حضرتِ انسان کو ہر طرف سے گمراہ کرنے کی کوشش کروں گا۔ جیسا کہ ارشادِ باری تعالیٰ ہے: ثُمَّ لَاٰتِيَنَّهُمْ مِّنْۢ بَيْنِ اَيْدِيْهِمْ وَمِنْ خَلْفِهِمْ وَعَنْ اَيْمَانِهِمْ وَعَنْ شَمَآئِلِهِمْ [29] "پھر میں ان پر (چاروں طرف سے) حملے کروں گا، ان کے سامنے سے بھی اور ان کے پیچھے سے بھی، اور ان کی دائیں طرف سے بھی، اور ان کی بائیں طرف سے بھی۔" تو شیطان مختلف طریقوں اور ہتھکنڈوں سے انسان کو ورغلانے اور گمراہ کرنے کی کوشش کرتا ہے بالخصوص عورت ذات کو ہی بطورِ آلہ اور ہتھیار استعمال کرتا ہے، یعنی شیطان عورت کے ذریعے ہی انسان کو زیادہ گمراہ کرتا ہے۔ حدیثِ نبوی ﷺ ہے: عن جابر رضی اللہ عنہ قال رسول الله ﷺ: إن المرأة تقبل في صورة شیطان وتدبر في صورة شیطان۔[30] "حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ اللہ کے رسول ﷺ نے فرمایا کہ عورت بصورتِ شیطان آگے سے آتی ہے اور بصورتِ شیطان ہی واپس جاتی ہے۔" پھر جو امتحان میں کامیاب ہو جاتا ہے وہ انعام کا مستحق ہو جاتا ہے اور جو ناکام ہو جاتا ہے وہ کئی مصیبتوں میں گھر جاتا ہے، اسی طرح جو فتنہ سے محفوظ رہا اس کا بیڑا پار ہو جاتا ہے اور جو اس کی لپیٹ میں آگیا اس کے لیے وبال اور ذلت و رسوائی ہے۔

موجودہ دور میں چونکہ کثرتِ آلات و سہولیاتِ فحاشی کی وجہ سے اور جنسی تسکین کے حصول کے نت نئے اور متعدد طریقے اور صورتیں نکل آنے کی وجہ سے جنسی بے راہ روی عروج پر ہے اور اس وجہ سے اس کے بیسیوں فاسد اور ناسور نتائج و اثرات مرتب ہوتے جا رہے ہیں، دماغی نفسیاتی اور معاشرتی مسائل کی بھرمار ہے کہیں پہ لڑائی جھگڑا، قتل مقاتلہ اور کہیں پہ مکینوں کی نقل مکانی کی وجہ سے مکانوں کو تالے۔ کیوں کہ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے کہ جو بندہ احکاماتِ الٰہی کے ساتھ بغاوت کرے گا یعنی منہ پھیرے گا تو مصیبتیں اور مشکلات اس کا مقدر بن جاتی ہیں اور وہ غضبِ الٰہی کا شکار ہو جاتا ہے جیسا کہ ارشادِ باری تعالیٰ ہے: فَاِنْ تَوَلَّوْا فَاعْلَمْ اَنَّمَا يُرِيْدُ

اللّٰہُ اَنْ یُّصِیْبَہُمْ بِبَعْضِ ذُنُوْبِہِمْ[31] "پس اس پر اگر وہ منہ موڑیں تو جان رکھو کہ اللہ نے ان کے بعض گناہوں کی وجہ سے ان کو مصیبت میں مبتلا کرنے کا ارادہ کر رکھا ہے۔" حالانکہ ایک متوازن اور پُرامن و پُرسکون معاشرہ کی تشکیل و تعمیر سلیم الفطرت اور سلیم العقل انسان کی فطرت وچاہت اور اوّلین ترجیح ہے۔ الغرض فی زمانہ معاشرہ میں نکاح کے علاوۃ جنسی تسکین کے جتنے بھی طریقے اور صورتیں (ادنیٰ و اعلیٰ درجے کی) موجود ہیں ان کے انفرادی ،اجتماعی ،اخلاقی اور معاشرتی لحاظ سے بھیانک نتائج واثرات ہیں ۔انسانیت و فطرت کے ساتھ بغاوت ہے۔ صحت و معاشرت کے لیے ناسور ہیں۔ اس پُرفتن اور تیز ترین دور میں جنسی تسکین پانے کے لیے نکاح کے علاوہ جتنی بھی صورتیں موجود ہیں وہ ممنوع و معیوب ہیں ۔ادنی درجہ سے لے کر ہم جنسی پرستی (Homosexuality) اور نکاح کے بغیر رہنے (Live in Relationship/Cohabitation) تک۔ کیوں کہ اس میں فطرت کے تقاضے پامال ہو جاتے ہیں، انفرادی صورتوں میں ذہنی وجسمانی سکون واطمینان کی تحصیل نہیں ہوتی۔ اور مرد وعورت کا بغیر نکاح کے رہنے کی صورت میں بچے اور خصوصاً عورتیں متاثر ہو جاتی ہیں، کیوں کہ اس میں مستقل طمانیّت و محبت اور رشتہ کی ضمانت نہیں ہوتی۔ محض شہوانی تکمیل، خود غرضی کا مظاہرہ اور ذمہ داریوں سے آزاد ہونے کا ایک طریقہ ہے۔ اور ہم جنس پرستی کی صورت میں نسلِ انسانی کی بقاو تسلسل ممکن ہی نہیں ۔اس وجہ سے اسلام دینِ فطرت ہونے کے ناطے جنسی تسکین و لذت کے حصول میں کھلی چھٹی نہیں دیتا۔ برے اثرات کے لحاظ سے جنسی بے راہ روی کی کئی اقسام ہیں:

اقسام بلحاظِ نوعیت:

جنسی بے راہ روی کی جسمانی وروحانی صورت میں فاسد اثرات ہوتے ہیں۔ انسان بھی دو چیزوں کا مرکب ہے یعنی جسم اور روح۔ انسان کا آرام و سکون دونوں خراب ہو جاتے ہیں۔ آرام کا تعلق جسم ہے اور سکون کا تعلق روح سے ،یعنی آرام کا تعلق ہارڈ ویئر (Hardware) جب کہ سکون کا تعلق سافٹ ویئر (Software) سے۔ دونوں میں جسمانی سکون اور بے سکونی کی نسبت روحانی سکون اور بے سکونی زیادہ اہمیت رکھتی ہے۔

ا۔ جسمانی:

جنسی کج روی جسمانی بیماریوں کا بھی سبب ہے، کیوں کہ فطرت کے خلاف چلنا جسمانی بیماریوں کا بھی باعث ہوتا ہے۔ ہر دور میں اطباء وماہرین نے تحقیقات کی بنیاد پر مختلف بیماریوں کو جنسی بے راہ روی کا نتیجہ قرار دیا۔ موجودہ دور میں اعضاءِ تناسل کی بیماریوں کے ساتھ ساتھ کچھ جان لیوا متعدی بیماریاں بھی جنسی کج روی فاسد و منفی اثرات میں سے ہیں جیسا کہ ایڈز (Aids)۔ ایڈز ایک ایسی جان لیوا بیماری ہے کہ جس میں جسم کی پیدا کردہ قوتِ مدافعت (Immunity Power) میں مسلسل کمی واقع ہو جاتی ہے۔ جس کا سبب HIV وائرس ہوتا ہے، اور "Hiv" جسم میں جنسی ملاپ کے وقت مادہ منویہ ،خون یا شرم گاہ کی رطوبات کے ذریعے داخل ہوتا ہے، جو کہ جسم کے مدافعاتی نظام (Immunity System) کو تباہ و برباد کر دیتا ہے۔[32] اور اسی طرح آخر کار ایڈز سے متاثرہ شخص موت کے منہ میں چلا جاتا ہے۔

۲۔ روحانی:

جنسی کج روی کی کافی روحانی فاسد اثرات بھی ہوتے ہیں، کیوں کہ یہ ایک قبیح روحانی بیماری ہے۔ شاہ ولی اللہ رحمۃ اللہ علیہ صاحب لکھتے ہیں:

"مادۂ تولید کی پیداوار میں جب زیادتی پیدا ہو جاتی ہے تو اس کا بخار دماغ کی طرف چڑھتا ہے جس کا نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ خوب صورت

عورتوں کو دیکھنا آدمی کا محبوب مشغلہ بن جاتاہے۔اور ان کی محبت دلوں میں جگہ بنانے لگتی ہے اس بخار کا ایک حصہ شرمگاہ کی طرف بھی آتاہے، جس کی وجہ سے تقاضے میں شدت پیدا ہوتی ہے اور مقاربت کی قوت ابھرتی ہے اور یہ عموماًنوجوانی کے دور میں ہوتاہے اور شادی نہ ہونے کی صورت میں بالآخر یہ چیز زنا کے لیے ابھارتی ہے۔اس کے اخلاق کردار گندے ہوناشروع ہو جاتے ہیں اور ایک دن شہوت اسے بڑے خطروں میں ڈال دیتی ہے۔[33]اللہ تعالیٰ کی ناراضگی کے ساتھ ساتھ مرتکب کے ایمان کی تکمیل بھی ہو نہیں ہوسکتی، کیوں کہ اکمالِ ایمان کے لیے پاکدامنی اور پارسائی ضروری ہے۔اس بیماری کے ہوتے ہوئے ایمان کی تکمیل ممکن نہیں، بلکہ ایمان ناقص رہتاہے۔جیسا کہ حدیثِ پاک میں اس امر کی رہنمائی کی گئی ہے ارشادِ نبوی ﷺ ہے:قال :لا يزني الزاني حين يزني وهو مؤمن،[34]آپ ﷺ نے فرمایا: "زنا کرنے والا جب زنا کرتا ہے تو وہ اس وقت مومن نہیں رہتا۔" یعنی اہل ایمان کی شان نہیں اور کامل ایمان کے منافی ہے۔

اقسام بلحاظِ تعدد:

جنسی بے راہ روی کے انفرادی و اجتماعی دونوں صورتوں میں نقصانات ہوتے ہیں۔انفرادی طور پر بھی یہ معاملہ بد ہے لیکن اجتماعی طور پر بدترین ہے۔کیوں کہ اس صورت میں پاکدامن اور پارسالوگ بھی متاثر ہونے لگتے ہیں یا کم از کم بے قرار و پریشان تو ضرور ہوتے ہیں۔

انفرادی:

انفرادی نقصانات اور فاسد اثرات سے مراد ہے کہ وہ نقصانات و اثرات انفرادی(Individually)ہوں یعنی وہ اثرات صرف اور صرف مرتکب(Perpetrator)کی ذات یا متاثرہ ذات(Sexually Assaulted)تک محدود ہوں۔یہ صورت بھی خطرناک ہے کیوں کہ اگر دیکھا جائے تو ایک طرف تو یہ ذاتی اور انفرادی ہے مگر افراد ہی سے معاشرہ بنتاہے۔جب سارے افراد متاثر اور مسائل کا شکار ہوں تو معاشرہ بھی مسائل کا شکار کا ہو گا۔

i. **حکم الٰہی کی عدولی:**

جنسی کج روی میں سب سے بڑا نقصان اللہ تعالیٰ کے حکم کی نافرمانی ہے۔[35]کیوں کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایاہے کہ جنسی کج روی نہ اختیار کرو۔اب اختیار کرنا اللہ تعالیٰ کی ناراضگی و غضب کو دعوت دینے کے مترادف ہے۔اسی طرح اللہ تعالیٰ نے یہ فرمایاہے کہ شرعی وفطرتی طریقہ (نکاح) سے جو ہٹ کر راستہ اختیار کرے گا،وہ تجاز کرنے والا متصور ہو گا،[36]تو یقیناً جنسی کج روی اختیار کرنے والے اللہ تعالیٰ کے ہاں حد سے گزرنے والے ہوں گے۔اور جو حد سے گزر اوہ تو ذلت اور رسوائی دنیاو آخرت میں اس کی مقدر ہو گئی۔

ii. **انفرادی بے چینی:**

یُوں تو اللہ تعالیٰ نے جائز اور فطرتی جنسی عمل و تعلق میں سکون رکھاہے لیکن اس کے برعکس جنسی بے راہ روی انفرادی بے چینی اور بے سکونی کا بھی باعث ہے۔جو مبتلاہے وہ بھی مضطرب اور جو زیادتی کا شکار ہے وہ بھی پریشان ہے،اور جو مبتلا بھی نہیں اور متاثر بھی نہیں، لیکن پھر بھی کوئی اولاد کے بارے میں اس پُر فتن دور میں بے چین،اور کوئی(صنفِ نازک)خود اپنی عزت بچانے کے معاملہ میں بے سکون و بے چین ہے۔بہر حال جنسی بے راہ روی نے انفرادی طور بھی انسان کو نفسیاتی مریض بنایاہے۔کوئی حال کے جنسی

فتنوں سے پریشان، کوئی داغ دار ماضی کی وجہ سے پشیمان وپریشان اور کوئی استقبال میں جنسی فتنوں سے متاثر ہونے کے اندیشوں کی وجہ سے پچکاؤ/ذہنی تناؤ(Depression)اور اضطرابی(Anxiety)کا شکار ہے۔ فحش بینی کی وجہ سے آنکھوں کی بینائی بھی متاثر ہو جاتی ہے۔ علاوہ ازیں اگر دیکھا جائے تو جنسی بے راہ روی اور کج روی کی وجہ سے نیند متاثر ہو جاتی ہے اور جب نیند متاثر ہو تو انسان جسمانی اور ذہنی طور پر کافی حد تک بے چین و بے سکون (Disturbed)ہوتا ہے، کیوں کہ ارشادِ باری تعالیٰ کے مطابق نیند اللہ تعالیٰ کی بہت بڑی نعمت ہے، جو کہ انسان کی جسمانی اور ذہنی تھکاوٹ کو دور کرتی ہے، یعنی چین و سکون کے حصول کے لیے از حد ضروری ہے اور انسان کی بنیادی ضروریات میں سے ہے، ارشادِ پاک ہے: وَّجَعَلْنَا نَوْمَكُمْ سُبَاتًا[37]"اور نیند کو تمہارے لیے آرام کا ذریعہ بنایا۔"

iii. صحت وشباب کے لیے زہر قاتل:

یُوں تو جنسی بے راہ روی ہر عمر کے لوگوں کے لیے زہر قاتل ہے، لیکن خصوصاً نوخیزی(Teenage) میں جنسی بے راہ روی زہرِ قاتل ہے۔ بعض نوجوان اور جوان تو صرف اپنی جوانی کھو دیتے ہیں اور بعض تو ساتھ میں اپنی صحت بھی کھو دیتے ہیں۔ جنسی بے راہ روی پوری صحت خصوصاً افزائشِ نسل اور اعضاءِ تناسل سے متعلقہ بیماریوں اور مسائل کا باعث ہے۔ مثلاً: نامردی، بے اولادی، بانجھ پن اور پیشاب وغیرہ کے مسائل۔

iv. صلاحیّت کُشی:

انسانی صلاحیتیں ختم اور کچلنے کی وجوہات تو بہت ساری ہو سکتی ہیں، لیکن اس میں بڑا منفی کردار جنسی بے راہ روی کا بھی ہے۔ کیوں کہ انسانی صلاحیتوں کا بہترین دور جوانی کا ہوتا ہے۔ لیکن اگر ایک جوان جنسی بے راہ روی کا شکار ہو جائے تو اس کی صلاحیتیں مدھم ہو جاتی ہیں، اس کی ساری توجیہات جنسی معاملات کی طرف ہو جانے کے بعد، پھر ساری قوتیں اور صلاحیتیں بے جا صرف ہو کر ضائع ہو جاتی ہیں۔ مشاہدہ سے ثابت ہے کہ بہت سارے ذہین وفطین طالب علم اور باصلاحیت ہنرمند جنسی بے راہ روی جیسی ناسور کی وجہ سے بے صلاحیت اور نکمے بن جاتے ہیں۔ اور اگر بالفرض کوئی صلاحیتوں سے مکمل محروم نہیں ہو جاتا تو پھر بھی اپنے شعبہ اور کام میں مضطرب(Anxious) ضرور ہو جاتاہے۔ الغرض جنسی بے راہ روی صلاحیت (Talent)اور کمال (Perfection)کے لیے مؤثر جراثیم (Effective Germs)ہے۔

v. جانی ومالی تاوان:

جنسی بے راہ روی جانی ومالی تاوان کا باعث ہے۔ جنسی بے راہ روی بعض دفعہ بلاواسطہ اور بعض دفعہ بالواسطہ جانی ومالی تاوان کا باعث ہوتا ہے۔ مثال کے طور پر جنسی بے راہ روی میں براہِ راست بھی پیسے کا ضیاع ہے یعنی زنا وغیرہ کے خرچے۔ اور بالواسطہ اس طرح کہ: جنسی بے راہ روی کی وجہ سے جسمانی بیماری کی صورت میں علاج معالجہ، کیس وغیرہ کی صورت میں عدالت اور پنچائیت میں پیسوں کا ضیاع وغیرہ۔ بالکل اسی طرح جنسی بے راہ روی سے براہِ راست صحت کی خرابی اور کھونا وغیرہ، اور بالواسطہ جنسی بے راہ روی کی وجہ سے متاثرہ فریق کی طرف سے لڑائی جھگڑا اور کبھی کبھار قتل مقاتلہ وغیرہ۔ جنسی بے راہ روی کی ابتدا جس برائی سے ہوتی ہے ،وہ ہے فحش بینی (Pornography)۔ اور فحش بینی کے لیے ایک سمارٹ فون (Smart Phone/Android Phone)اور اس میں نیٹ پیکج(Net Package)کا ہونا ضروری ہوتا ہے، اوران دونوں میں پیسوں کا ضیاع ہے۔ اسلامی نقطۂ نگاہ

سے بھی مذکورہ نعمتوں کے بارے میں پوچھ گچھ ہے، ارشادِ نبوی ﷺ ہے:قال:لا تزول قدما ابن آدم يوم القيامة من عند ربه حتّى يسأل عن خمس : عن عمره فيم أفناه ،وعن شبابه فيم أبلاه،وماله من أين اكتسبه، وفيم أنفقه،وما ذا عمل فيما علم۔[38]"رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:ابن آدم(انسان)کے قدم قیامت کے دن اس کے رب کے پاس سے نہیں ہٹیں گے یہاں تک کہ اس سے پانچ چیزوں کے بارے میں پوچھ نہ لیا جائے:اس کی عمر کے بارے میں کہ اسے کہاں گزارا،اس کی جوانی کے بارے میں کہ اسے کہاں کھپایا،اس کے مال کے بارے میں کہ اسے کہاں سے کمایا اور کس چیز میں خرچ کیا اور علم کے متعلق کہ اس پر کہاں تک عمل کیا۔"

الغرض جنسی بے راہ روی ایک ایسی ناسور اور قبیح بیماری ہے جو انسانی جانی اور مالی نقصان وضیاع کا سبب بھی ہے اور حکم الٰہی کی عدولی بھی۔اگر دیکھا جائے تو ارشادِ باری تعالیٰ ہے: وَلَا تُلْقُوْا بِاَيْدِيْكُمْ اِلَى التَّهْلُكَةِ [39]"اور اپنے آپ کو خود اپنے ہاتھوں ہلاکت میں نہ ڈالو"۔

• اجتماعی:

اجتماعی صورت(Collectively)میں فاسد اثرات سے مراد یہ ہے کہ وہ نقصانات محض کسی ایک ذات تک محدود نہ ہوں،بلکہ وہ پورے خاندان،پورے معاشرے اور پوری دنیا کو اپنی لپیٹ میں لے لیں۔اجتماعی فاسد اثرات پورے پورے خاندانوں اور پورے پورے معاشرے کو اجاڑ دیتے ہیں۔

I. اجتماعی بے چینی:

انفرادی بے چینی کی طرح اجتماعی بے چینی بھی جنسی بے راہ روی کا نتیجہ واثر ہے۔فی زمانہ جو عالمی بے چینی پائی جاتی ہے ان کے اسباب میں سے ایک سبب جنسی تسکین کے حصول کے لیے غیر فطری طریقوں کا ہونا اور جنسی حرص کا نہ بجھنا بھی ہے۔چونکہ جنسی کج روی کے نتیجہ میں نت نئے طریقے اور جنسی حرص عروج پر ہے۔کثرتِ طلب و حرص کی سیرابی نہ ہونے کی وجہ سے بے چینی اور بے سکونی کا طوفان ہے، گرچہ اللہ نے جنسی عمل میں تسکین رکھی ہے لیکن اگر یہ اسلامی اصولوں کے مطابق ہو۔

II. بدامنی وعدمِ تحفظ:

بدامنی بھی جنسی کج روی کا نتیجہ اور اجتماعی مسئلہ ہے۔حالانکہ دینِ اسلام نے سب سے زیادہ زور قیامِ امن پر ہی دیا ہے، کیوں کہ قیامِ امن کسی بھی معاشرہ کی ترقی،کامیابی اور خوشحالی کے لیے ناگزیر ہے،بلکہ دینِ اسلام نے تو امن کو معیشت پر بھی ترجیح دی ہے۔عالمگیر اور آفاقی کتاب قرآن نے حضرت ابراہیم علیہ السلام کی مکۃ المکرمہ کے متعلق دعا نقل کی ہے ارشادِ باری تعالیٰ ہے: وَاِذْ قَالَ اِبْرٰهٖمُ رَبِّ اجْعَلْ هٰذَا بَلَدًا اٰمِنًا وَّارْزُقْ اَهْلَهٗ مِنَ الثَّمَرٰتِ۔[40] "اور(وہ وقت بھی یاد کرو)جب ابراہیم نے کہا تھا کہ:اے میرے پروردگار!اس کو ایک پرامن شہر بنادیجیے اور اس کے باشندوں کو قسم قسم کے پھلوں سے رزق عطا فرما"اس آیہ کریمہ سے پتہ چلا کہ امن پہلے ہے اور معیشت بعد میں،کیوں کہ معیشت بھی تب ٹھیک رہتی ہے جب امن ہو۔فی زمانہ جنسی بے راہ روی کی وجہ سے زیادہ تر کمزور طبقہ بچوں اور عورتوں کی جان کو ہی خطرہ ہے۔زیادتی کو چھپانے یا زیادتی کے دوران ردعمل کی وجہ سے اپنی جان کھو دیتے ہیں۔یا پھر اس صورت میں بدامنی اور عدمِ تحفظ کی فضا بن جاتی ہے جب متاثرہ فریق مرتکب فریق کو مارنے پہ تُل آئے اور مرتکب فریق بھی اپنا دفاع یا قتل مقاتلہ کی صورت میں مزید تجاوز کرے۔

III. خوف وہراس:

خوف وہراس کے ماحول کی وجوہات میں سے ایک وجہ جنسی کج روی وبے راہ روی بھی ہے۔ ہر طرف خوف وہراس کا عالم ہے، جوان بچی گھر سے پڑھنے پڑھانے یا سیکھنے سکھانے نکلتی ہے تو اس لڑکی سمیت پورے گھرانے کے دل ودماغ پر خوف وہراس کا بھوت سوار ہوتا ہے۔ بہت ساری بچیاں یا تو اس وجہ سے پڑھتی نہیں ہیں یا ان کو گھر والے پڑھنے نہیں دیتے۔

IV. غیر یقینی صورتِ حال:

غیر یقینی صورت حال کسی بھی وجہ سے ہوسکتی ہے۔ جنسی کج روی کی وجہ سے بھی معاشرہ میں غیر یقینی صورتِ حال ہے۔ بچے بچیاں گھر سے پڑھنے نکلتے ہیں تو گھر میں غیر یقینی کیفیت ہوتی ہے کہ پتہ نہیں وہ باحفاظت گھر واپس لوٹ آئیں گے بھی کہ نہیں۔

V. خاندانی نظام کی بربادی:

جنسی کج روی نے خاندانی نظام کا شیرازہ بکھیر دیا۔ خاندانی نظام کی جو اہمیت وافادیت ہے وہ فی زمانہ جنسی کج روی کی وجہ سے پستی کا شکار ہو رہی ہے۔ معاشرہ میں خاندانی نظام کے جو بے شمار فطرتی ومعاشرتی فوائد تھے ان کو نظر انداز کیا جارہاہے، اس کے ساتھ ہی فطرتی مقاصد بھی فوت ہوگئے۔ موجودہ زمانہ میں ترقی یافتہ ممالک میں یا سیکولر سوچ رکھنے والے جہاں بھی ہوں، نکاح وشادی کے بغیر ویسے دوستی (Friendship) میں اکٹھی زندگی گزارتے ہیں، نتیجاً بچے پیدا نہیں کرے، پیدا ہونے کے بعد پھینک دیتے ہیں یا کسی سنٹر (Foundling/ Orphan Child 's Center) میں داخل کروادیتے ہیں۔ جس کے نتیجے میں ولد الزنا اور ولد المجہول بچوں اور بڑھاپے میں لاولد والدین کی بھرمار ہے۔

VI. ترقی میں رکاوٹ:

جنسی بے راہ روی جہاں انفرادی صلاحیتوں کے لیے زہرِ قاتل ہے، وہاں اجتماعی ترقی میں بھی رکاوٹ ہے۔ اس کی وجہ سے بہت ساری باصلاحیت عورتیں گھروں سے باہر نہیں نکل آتیں، اور ان کا گھر سے نہ نکل آنا نقصان سے خالی نہیں ہوتا، ان کے بغیر ترقی کا سفر اگر ناممکن نہیں تو کم از کم مشکل ضرور ہے۔ آج ہمارا بھی یہ المیہ ہے کہ جہاں ہمیں باصلاحیت عورتوں کی مانگ زیادہ ہے وہاں بہت ساری عورتیں جنسی ہراسانی اور چھیڑ خانی کی وجہ سے اس شعبہ میں سرے سے آتی نہیں ہیں اور کچھ آکے چھوڑ جاتی ہیں۔

VII. طاعون کا باعث:

جنسی بے راہ روی (فحاشی / بدکاری) معاشرہ میں بہت ساری مصیبتوں، بیماریوں اور آفتوں کا باعث بنتی ہے۔ اور پورہ معاشرہ اجتماعی طور متاثر ہوجاتاہے۔ حدیثِ پاک کا ایک جز ہے، ارشادِ نبوی ﷺ ہے: لم تظهر الفاحشــة في قوم قط، حتى يعلنوا بها، إلا فشا فيهم الطاعون، والأوجاع التي لم تكن مضت في أسلافهم الذين مضوا۔[41] "جس قوم میں فحاشی (بدکاری) کا ارتکاب علانیہ ہونے لگے، تو اس میں طاعون اور ایسی ایسی بیماریاں پھیل جاتی ہیں، جو ان سے پہلے لوگوں میں نہ تھیں۔" مروی ہے کہ جب معاشرہ میں گناہوں کی گندگی زیادہ ہوجائے تو پھر معاشرہ قسم قسم کی مصیبتوں کی لپیٹ میں گھِر جاتاہے اور اس میں پارسا اور صالح لوگ بھی متاثر ہوجاتے ہیں۔ اس بابت جب حضرت زینب بنت جحش رضی اللہ عنہا نے آپ ﷺ سے پوچھا کہ کیا برے لوگوں کے ساتھ ہم بھی ہلاک ہوں گے؟ جب کہ ہمارے درمیان نیک لوگ بھی موجود ہوں۔ تو آپ ﷺ نے اثبات میں جواب دیا اور فرمایا

کہ جب گناہوں کی گندگی زیادہ ہو جائے۔ جیسا کہ مروی ہے: قال: إذا كثرالخبث۔[42] "آپ نے فرمایا: (ہاں) جب گندگی زیادہ ہو جائے گی (گناہوں کی)۔

VIII. انسانی نسل کُشی:

اسلام کی نظر میں تو جنسی عمل کے جو مقاصد ہیں، ان میں سب سے بڑا مقصد انسانی افزائشِ نسل ہے، یعنی نسلِ انسانی کی بقا اور دنیا کی بقا ہے۔ جنسی کج روی و بے راہ روی سے وہ مقصد پورا نہیں ہو پاتا، کیوں کہ جائز جنسی عمل سے اگر ایک طرف جنسی تسکین مقصود ہے تو دوسری طرف بڑا مقصود اولاد کی پیدائش بھی ہے، جب کہ اس کے برعکس ناجائز جنسی عمل و تعلق میں کسی حد تک عارضی سکون تو مل جاتا ہے لیکن اولاد والا مقصود پورا نہیں ہو پاتا۔ پہلی کوشش تو یہ ہوتی ہے کہ اس ناجائز عمل میں پہلے تو اولاد کی پیدائش سے اجتناب کے طریقے اپنائے جاتے ہیں اور اگر پیدا ہو بھی جائے تو اس کو ضائع یا جان چھڑانے کی کوشش کی جاتی ہے، جو کہ فطرت کے خلاف بغاوت ہے۔ اگر دیکھا جائے تو جہاں انسان کو انفرادی طور پر زندہ رہنے کے لیے کھانا پینا ناگزیر ہے وہاں اجتماعی طور پر انسانیت کی بقا کے لیے افزائشِ نسل کا ہونا ضروری ہے، اس کے بغیر دنیا کی بقا محال ہے۔

تجاویز و سفارشات:

جنسی بے راہ روی کے اسباب کی تعیین (Nomination) کے بعد ترجیحی بنیادوں پر روک تھام نہایت ناگزیر ہے اور یہ متفقہ کاوش (Teamwork) سے ممکن ہے یعنی ہر ادارہ اجتماعی طور پر (Collectively) اور ادارہ وشعبہ & Institution) (Department کے فرد کو انفرادی طور پر (Individually) کردار ادا کرنا چاہیے:

- سزاؤں کی بلا تفریق و امتیاز کامل تنفیذ اور جنسی بے راہ روی کے سدّباب کے لیے ہر ممکن اقدام ریاست کی ذمہ داری ہے، لہٰذا ریاست (State) کو اپنی ذمہ داری نبھانی چاہیے۔
- علماء، خطباء اور اساتذہ کو جنسی بے راہ روی کے نقصانات اور فاسد اثرات کی نشاندہی جب کہ اس کے برعکس عفت و پاکدامنی کے فوائد و ثمرات کو اُجاگر کرنے میں کردار ادا کرنا چاہیے۔ اسلامی تعلیمات و اقدار کے بے پناہ فوائد بیان کرنے چاہییں۔
- والدین کو اپنی اولاد کی کڑی نگرانی کر کے تربیت میں کوئی کمی کسر اور غفلت کا مظاہرہ نہیں کرنا چاہیے۔
- سوشل میڈیا کا استعمال کم سے کم اور ضرورت و مقصد کی حد تک کرنا چاہیے۔
- بے پردگی، عریانیت اور اختلاطِ مرد وزن سے سختی سے اجتناب کرنا چاہیے اس معاملہ میں ہر صاحبِ اختیار کو اپنے ماتحتوں (Subordinates) سے سختی نمٹنا چاہیے۔
- معاشرہ میں آسان اور تعجیلِ نکاح / بروقت نکاح کی تحریک چلائی جائے اور اس بات کی ترغیب دی جائے کہ نکاح اتنا اہم ہے کہ اس کے لیے حضرت شعیب کو کئی سال خدمت کرنی پڑی اور زنا اتنا ناسور ہے کہ اس سے بچاؤ کے لیے حضرت یوسف کو کئی سال قید (جیل) کاٹنی پڑی۔
- ماہر نفسیات اپنے طریقوں سے اور طبیب کو اپنے طریقوں سے جنسی بے راوی کے شکار افراد کو راہِ راست پر لانے میں کردار ادا کرنا چاہیے۔

- اساتذہ اور اطباء کو اپنے معزز پیشوں کے تقدس کا خیال رکھتے ہوئے اپنے طلبہ اور مریضوں کے ساتھ غیر اخلاقی اور بے ہودہ حرکات سے اجتناب کرنا چاہیے۔
- سرپرست اور محافظ کو اپنی ہی ذمہ داری نبھانی چاہیے نہ کہ اس کے برعکس۔ یعنی ان کو عزتیں بچانے والا ہونا چاہیے نہ کہ لوٹنے والا۔

خلاصہ:

اسلام کی نظر میں جنسی احتیاج و شہوت کی تکمیل مطلقاً ناپاک و نجس نہیں، پاکیزہ و جائز طریقہ سے نہ صرف مستحسن بلکہ باعثِ اجر و ثواب ہے۔ اسلام جائز جنسی عمل کو شجر ممنوعہ سے تشبیہ نہیں دیتا، اس کی اہمیت، ضرورت اور افادیت کو نہ صرف تسلیم کرتا ہے بلکہ اس کے جملہ مسائل کا حل اور اصول و قوانین بھی بتاتا ہے۔ دینِ اسلام میں انسان کی باقی ضروریات کے انتظام و بندوبست کے ساتھ ساتھ جنسی ضرورت کا بھرپور خیال رکھا گیا ہے اور خواہش و ضرورت کو بھرپور، احسن اور فطری و اخلاقی طریقہ سے پورا کرنے کے لیے ایک بہترین و کامل ترین نظام دیا ہے۔ جس میں ہر پہلو اور زاویہ فطرت و صحت کے عین مطابق ہے، جس میں اس خواہش کی کمی و زیادتی کے پیشِ نظر ایک سے زیادہ نکاح کے جواز و ترغیب کی صورت میں انتظامِ تکمیل کا بھی خاص خیال رکھا گیا ہے۔ جس میں نسبی، اخلاقی اور معاشرتی و معاشی اقداروں کا خیال رکھا گیا ہے۔ جو کہ انفرادی و اجتماعی ہر لحاظ سے کامل و اکمل ہے۔ اس نظام میں بظاہر کچھ پابندیاں اور حدود و قیود ہیں، درحقیقت وہ قبولِ فطرت اصول و قوانین ہیں، جو کہ بہترین معاشرہ کی ضمانت ہیں۔ جنس کا مفہوم بہت وسیع ہے۔ اس سے مراد ہر جنسی سرگرمی اور ہر جنسی عمل و تعلق مراد لیا جاتا ہے۔ اس کی انتہائی ابتدائی صورتیں اور ادنیٰ و اعلیٰ درجے ہیں۔ جنسی سرگرمی میں بوس و کنار سے لے کر جماع تک سرگرمیاں شامل ہیں۔ جنس کو انسانی زندگی میں ایک مرکزی اہمیت حاصل ہے۔ یہ انسان کے کردار، عادات و اطوار اور اعمال کی تشکیل کے لیے ایک قوتِ محرکہ ہے۔ انسان کی بہت ساری کیفیات مثلاً: خوشی و غمی، صحت و بیماری اور دکھ و سکھ کا دارومدار جنسی کیفیت پر ہے۔ جنس انسان کی بنیادی احتیاجات میں شامل ہے۔ بھوک و پیاس کے بعد جنسی تسکین کا ہی درجہ ہے ٹھیک ہے کہ کھانے پینے کی نسبت جنس کے بغیر انسان زندہ رہ سکتا ہے مگر انسان کو جسمانی اور ذہنی نقصان کی صورت میں ایک بھاری قیمت ادا کرنی پڑتی ہے۔ جہاں انسان کو انفرادی طور پر زندہ رہنے کے لیے کھانے پینے کی ضرورت ہے اور اس کے بغیر انسان کا زندہ رہنا محال ہے وہاں اجتماعی طور پر بقائے نسلِ انسانی کے جنس کی اہمیت مسلّم ہے۔

جنسی حرص و ہوس (احتیاج) کو ناجائز و غیر مشروع طریقے سے پورا کرنے کو "جنسی بے راہ روی" کو "Sexual Immorality" کہتے ہیں۔ فی زمانہ معاشرہ میں نکاح کے علاوہ جنسی تسکین کے جتنے بھی طریقے اور صورتیں (ادنیٰ و اعلیٰ درجے کی) موجود ہیں ان کے انفرادی، اجتماعی، اخلاقی اور معاشرتی لحاظ سے بھیانک نتائج و اثرات ہیں۔ انسانیت و فطرت کے ساتھ بغاوت ہے۔ صحت و معاشرت کے لیے ناسور ہیں۔ موجودہ دور میں چونکہ کثرتِ آلات و سہولیاتِ فحاشی کی وجہ سے اور جنسی تسکین کے حصول کے نت نئے اور متعدد طریقے اور صورتیں نکل آنے کی وجہ سے جنسی بے راہ روی عروج پر ہے اور اس وجہ سے اس کے بیسیوں فاسد اور ناسور نتائج و اثرات مرتب ہوتے جا رہے ہیں، دماغی نفسیاتی اور معاشرتی مسائل کی بھرمار ہے کہیں پہ لڑائی جھگڑا، قتل مقاتلہ اور کہیں پہ مکینوں کی نقلِ مکانی کی وجہ سے مکانوں کو تالے۔ کیوں کہ یہ مسلّم ہے کہ انسانی اعمالِ سیّئہ فساد و مسائل کا سبب ہیں۔

بہر حال جنسی احتیاج نہ صرف فطرتی ہے بلکہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے ایک بہترین تحفہ اور عین سکون ہے، لیکن جب اس کی تکمیل اللہ اور اس کے رسول ﷺ کے بتائے ہوئے اصولوں اور احکامات کے مطابق ہو، جب کہ اس کے برعکس یعنی شریعت کی بجائے طبیعت کے مطابق ہو تو دنیا و آخرت اور قبر و حشر میں مسائل و پریشانیوں اور ذلت و رسوائی کا باعث ہے۔

All Rights Reserved © 2025 This work is licensed under a Creative Commons Attribution 4.0 International License

حوالہ جات وحواشی

[1]القشیری امام مسلم بن حجاج، الجامع الصحیح، (بیروت، إحیاء التراث العربی)، کتاب الزکوۃ، باب: بیان أن اسم الصدقۃ یقع علی کل نوع من المعروف، رقم الحدیث:2328۔

Al-Qushairi, Imam Muslim bin Hajjaj, Al-Jami'a-ul-Sahih,(Beirut,Dar Ihya-ul-Turath Al-Arabi),Kitab-ul-Zakat, Bab: Bayan Anna Ism-al-Sadaqati Yaqa'ao Aa'a Kull-i Nao'a Min-al-Ma'aruf,Raqm-ul-Hadith:2328.

[2]ابو داؤد، سلیمان بن اشعث، السنن، کتاب النکاح، ج:2، رقم الحدیث:283۔

Abu Daud,Sulaiman Bin Asha'th, Al-Sunan,Kitab-ul-Nikah,Vol.2,Raqm-ul-Hadith:283.

[3]شرتونی، سعید الخوری، أقرب الموارد، فی فصح العربیۃ والشوارد، (بیروت، مطبعۃ مرسلی الیسوعیۃ)، 1889ء، ج:3، ص:715۔

Shartuni, Saeed-ul-Khori,Aqrab-ul-Mawarid Fi Fash-il-Arabiyyay Wa-l-Shawarid,(Beirut, Matba'ato Morsali Al-Yasu'iyyah),1889,Vol.3,P.715.

[4]ابو داؤد، السنن، کتاب النکاح، باب النھی عن تزویج من لم یلد، (دار الفکر بیروت لبنان)، 1414ھ، رقم الحدیث:2050۔

Abu Daud,Al-Sunan,Kitab-ul-Nikah,Vol.2,Bab-ul-Nahi A'an Tazveej Man Lam Yalid,(Dar-ul-Fikar Beirut Labnan), 1444 A.H,Raqm-ul-Hadith:2050.

[5]ابن عابدین، محمد امین، ردالمحتار علی الدرالمختار، (دار الفکر بیروت)، 1992ء، ج:3، ص:3۔

Ibn-i-A'abideen, Muhammad Amin,Radd-ul-Mokhtar A'ala-ul-Ddurr-i-Mokhtar,(Dar-ul-Fikar Beirut),1992,Vol.3, P.3.

[6]سورة الرعد:38

Surat- ur-Ra'ad:38.

[7]الترمذی، ابو عیسیٰ محمد بن عیسیٰ، السنن، کتاب النکاح، باب ماجاء فی فضل التزویج والحث علیہ، الرقم الحدیث:1080۔

Al-Tirmizi,Abu Isa Muhammad bin Isa, Al-Sunan,Kitab-ul-Nikah,Bab Ma Jaa Fi Fazl-il-Tazeej Wal-Hussa Alaih, Al-Raqm ul-Hadith:1080.

[8]کیرانوی، مولانا وحید الزماں قاسمی، القاموس الوحید (ادارہ اسلامیات کراچی)، 2001ء، ط:1، ص:287۔/ معجم التعریفات للجرجانی، 1:70۔

Keranvi,Moulana,Waheed ul Zaman Qasmi , Alqamus ul Waheed,(Idara Islamiyat Karachi),2001,Taba'at:1, P. 287. /Mo'ajam ul Ta'areefat lil Jurjani,1:70.

[9]https://www.rekhtadictionary.com۔/ ویکیپیڈیا/ آزاد دائرۃ المعارف:2021-01-15۔

[10]عاصم محمود، سید، جنسیات کی ڈکشنری، (الفیصل ناشران لاہور)، 2004ء، ص:13۔

Asim Mahmood,Syyed,Jinsiyat Ki Dictionary,(Al-Faysal Nashran Lahore),2004,P.13.

[11]امام زبیدی، محمد مرتضیٰ، تاج العروس من جواہر القاموس، (بیروت لبنان، دار الکتب العلمیۃ)، الباب: وطأ، ج:1، ص:492۔

Imam Zobaidi, Muhammad Mortaza, Taj-ul-Oroos Min Jawahir-il-Qamoos,(Beirut Labnan, Dar-ul-Kutub-i-Ilmiyyah), Al-Bab:Wata'a, Vol.1, P.492.

[12]امام علاؤالدین السمرقندی، محمد بن احمد،تحفة الفقهاء،(وھی أصل بدائع الصنائع للکاسانی)(پاکستان، کوئٹہ، مکتبۃ المعروفیہ)،کتاب الحدود،ج:3، ص:138۔

Imam Alauddin Al-Samarqandi,Muhammad Bin Ahmad,Tohfat-ul-Foqahaa, (Wa Hiya Aslo Bidai’a-ul-Sanai’a Lilkasani,(Pakistn, Quetta, Maktabat-ul-Ma’arufiyyiah), Kitab-ul-Hudood, Vol.3, P.138.

[13]ابو الفضل، مولانا عبد الحفیظ،مصباح اللغات،(لاہور، مکتبہ قدوسیہ)،1999ء، ص:122۔

Ab-ul-Fazal, Maulana Abd-ul-Hafeez, Misbah-ul-Lughat, (Lahore, Maktaba Qudusiyyah), 1999, P.122.

[14]ازھری، محمد بن احمد ابو منصور،تهذيب اللغة،(دار احیاء التراث العربی)،ج:4، ص:64۔

Azhari,Muhammad Bin Ahmad Abu Mansoor,Tahzeeb-ul-Lughah,(Dar Ihya-ul-Turath-ul-Arabi), Vol.4, P.64.

[15]ابنِ عابدین، ردالمحتارعلى الدر المختار،(دار الفکر بیروت)،1992ء،ج:3، ص:3۔

Ibn-i-A’abideen,Radd-ul-Mokhtar A’ala-ul-Ddurr-i-Mokhtar,(Dar-ul-Fikar Beirut), 1992, Vol.3, P.3.

[16]سورة البقرہ:187،197۔

Surat-ul-Baqarah:19,187.

[17]ایضاً:187۔

[18]ایضاً۔

[19]سورة الاعراف:189۔

Surat- ul-A’araf:189.

[20]سورة مریم:20۔

Surat-o-Maryam:20.

[21]سیّد احمد دہلوی، مولوی، سید،فرہنگِ آصفیہ،(لاہور، اردو سائنس بورڈ)،2010ء، ط،6،ج:1، ص:475۔

Syed Ahmad Dihlwi, Molvi.Farhang _i_Aasifiya(Lahore,Urdu Science Board), 2010, Ed.6, Vol. 1, P.475.

[22]سورة المؤمنون:7۔

Surat- ul-Mominoon:7.

[23]سورة المائدہ:5۔

Surat- ul-Maida:5

[24]سورة النساء:25۔

Surat- ul-Nisa:25.

[25]القرطبی، ابو عبد اللہ محمد بن احمد انصاری،الجامع الاحكام القرآن،(دار الکتب العلمیۃ بیروت)،1988ء،ج:5، ص:94۔

Al-Qurtubi,Abu Abdullah Muhammad bin Ahmad Ansari, Al-Jami’a-ul-Ahkam-ul-Quran,(Dar-ul-Kutub-ul-Ilmiyyata Beruit),1988,Vol.5,P.94.

[26]رازی، فخر الدین، محمد بن عمر،التفسير الكبير، تفسیر سورة النساء، آیت:25۔

Razi ,Fakhr-ul-Ddin,Muhammad Bin Umar,Al-Tafsir-ul-Kabir,Tafsir Surat-ul_Nisa,Ayat:25.

[27]البخاری، محمد بن اسماعیل،الجامع الصحيح، کتاب النکاح، باب ما یتقی من شؤم المرأۃ، الرقم الحدیث:5096۔

Al-Bokhari,Muhammad Bin Ismail,Al-jami’a-ul-Sahih,Kitab-ul-Nikah,Bab Ma Yattaqi Min Shoom Al Mara’ata, Al-Raqm-ul-Hadith:5096.

[28]امام مسلم،الجامع الصحيح، کتاب الرقاق، باب أکثر اھل الجنۃ الفقراء، وأکثر أھل النار النساء، وبیان الفتنۃ بالنساء، رقم الحدیث:6948۔

Imam Muslim, Al-Jami’a-ul-Sahih,Kitab-ul-Riqaq,Bab Aksar Ahl-ul-Jannat-i-FuqaraaWa Aksar Ahl-ul-Nnar-il-Nisaa Wa Bayan-ul-Fitnati Bil Nisa,Raqm-ul-Hadith:6948.

[29]سورة الاعراف:17۔

Surat- ul-A'araf:17.

[30]امام مسلم،الجامع الصحیح،کتاب النکاح،باب ندب من رأی امرأۃ فوقعت فی نفسہ،رقم الحدیث1291۔

Imam Muslim, Al-Jami'a-ul-Sahih,Kitab-ul-Nikah,Bab Nudbin Man Raaa Imraatan Fawaqa'at Fi Nafsihi Ilaa An Yaati Imaratahu Aw Jariyatahu Fayowaqi'oha,Raqm-ul-Hadith:1291.

[31]سورۃ المائدہ:49۔

Surat- ul-Maida:49.

[32]متعب بن محمد، جنسی بے راہ روی سے بچوں کی حفاظت کیسے کریں،(لاہور،مکتبہ بیت السلام)،2015ء،ص:271۔

Mota'ab Bin Muhammad,Jinsi Bay Rah Rawi Say Bachon Ki Hifazat Kesay Karen,(Lahore,Maktaba Bait-ul-Salam), 2015,P.271.

[33]شاہ ولی اللہ،قطب الدین احمد،حجۃ اللہ البالغہ(قدیمی کتب خانہ کراچی)،ص:2/122۔

Shah Wali ullah, Qutb-ul-Din Ahmad, Hujjat-ullah-il-Balighah,(Qadimi Kutub Khana Karachi), P.2/122.

[34]البخاری،الجامع الصحیح،کتاب الحدود،باب الزنا وشرب الخمر،رقم الحدیث:6772۔

Al-Bokhari,Al-jami'a-ul-Sahih,Kitab-ul-Hudood,Bab-ul-Zina Wa Shorb-il-Khamri,Al-Raqm-ul-Hadith:6772.

[35]سورة النساء:1۔

Surat- ul-Nisa:1.

[36]سورة المؤمنون:7۔

Surat- ul-Muminoon:7

[37]سورة النباء:09۔

Surat- ul-Nabaa:09.

[38]ترمذی،سنن ترمذی،کتاب صفۃ القیامۃ والرقائق والورع باب فی القیامۃ،رقم الحدیث:2416۔

Tirmizi,Sunan Tirmizi,Kitab Sifat-ul-Qiyamat-i Wa-l-Raqaiq Wa-l War'I Babon Fi-l-Qiyamati,Raqm-ul-Hadith: 2416.

[39]سورة البقرة:195۔

Surat- ul-Baqarah:195.

[40]ایضاً:126۔

[41]ابن ماجہ،ابوعبداللہ محمد بن یزید،السنن،کتاب الفتن،باب العقوبات،الرقم الحدیث:4019۔

Ibn-i-Majah,Abu Abdulla Muhammad Bin Yazeed, Al-Sunan, Kitab-ul-Fitan,Bab-ul-Aaqubat, Al.Raqm-ul-Hadith:2545.

[42]ایضاً:الرقم الحدیث3953۔

Ibid, Hadith No. 3953.